جناب عبدالماجد صاحب
لیکچرار گورنمنٹ کالج مانسہرہ

مسلم اسپین کا انسانی تہذیب میں کردار

تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ بات روزروشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ دنیا کی تہذیب وتمدن کی ترقی میں اسلام کے پیروں نے جتنا اہم کردار ادا کیا ہے وہ شاید ہی کسی اور قوم نے ادا کیا ہو۔ قرآن حکیم کی آیات بینات اور پیغمبر انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے مسلمانوں کے اندر تحقیق و تفحص کی خوابیدہ صلاحیتوں کو نہ صرف بیدار کیا بلکہ انہیں ابھار کر ایک نیا رنگ دیا اور وہ ایک قلیل عرصے میں انتہائی سرعت اور برق رفتاری کے ساتھ پوری دنیا پر چھا گئے اور رومی، ایرانی، سریانی، ھندی اور یونانی علوم اور ثقافتوں کے مالک بن بیٹھے۔ مسلمانوں نے ۷۱۱ء (۹۲ھ) میں ولید بن عبدالملک کے دور خلافت میں موسیٰ بن نصیر کے حکم سے طارق بن زیاد کے زیر کمان اسپین کو فتح کرکے وہاں اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ ان سے پہلے وہاں گاتھ (قوطی) خاندان کا عیسائی راڈرک (Roderic) حکمران تھا۔ (۱)

<u>مسلمانوں کی آمد سے قبل دنیا کی حالت</u>:- مسلمانوں کی آمد سے قبل پوری غیر مسلم دنیا کی طرح اسپین کی حالت بھی انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ وہ غیر معمولی طور پر ظلمات کے دھندلکوں میں پھنسا ہوا تھا۔ دنیا میں تہذیب وتمدن کا نام ونشان تک نہ تھا۔ طہارت وصفائی کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔ زراعت وتجارت، صنعت وحرفت اور دوسرے شعبہ ہائے حیات روبزوال تھے اور بقول ایک مغربی مورخ: ”اسوقت یورپ کے باشندوں میں وحشت وبربریت عام تھی۔ انکی نسبت بڑی مشکل سے کہا جاسکتا تھا کہ وہ اس وحشیانہ حالت سے باہر نکلیں گے۔ یہ لوگ جنگلوں میں جھونپڑے بناکر رہتے تھے۔ برے حالوں لوبیا، باقلا اور پیڑوں کی چھال (Barks of trees) کھاکر گذارہ کرتے تھے“(۲)
ڈنمارک کے بارے میں ایک مسلم مورخ قزوینی لکھتے ہیں: ”ڈنمارک کے لوگ بالکل وحشی ہیں۔ ننگے رہتے ہیں اور چمڑے کے ٹکڑوں سے ستر پوشی کرتے ہیں“۔ (۳)۔ پیرس اور لندن کے بارے میں ثروت صولت رقم طراز ہیں: ”پیرس اور لندن میں لکڑی اور بانس کے گھر بنائے جاتے تھے جن کو مٹی اور بھوسے سے لیپ دیا جاتا تھا۔ لوگ بستر سے ناواقف تھے۔ بھوسا اور پیال بستر کا کام

دیتا تھا۔ جانوروں کی اوجڑی، آنتیں اور کوڑا کرکٹ گھروں کے سامنے لاکر ڈال دیتے تھے "۔ (۴)
(یعنی صفائی کا کوئی انتظام نہیں تھا)۔ جب لوگوں کے تہذیب و تمدن کی یہ حالت تھی تو ظاہر ہے علم سے انکو دور کا واسطہ بھی نہیں ہوسکتا۔ یورپ میں اس زمانے میں اس قدر جہالت تھی کہ جو کوئی ریاضی، علم ھئیت، کیمیا، طب یا سائنس کے مسائل حل کرتا تھا تو لوگ اسے جادوگر قرار دیتے تھے۔ پوپ سلویسٹر اور مائکل اسکاٹ کی طرح ایک اور انگریز فلسفی اور مصنف راجر بیکن (۱۲۱۴ء ۔ ۱۲۹۴ء) پر بھی یہی الزام تھا۔ اس نے عربی کتابیں پڑھنے کے بعد جو کتابیں لکھیں انکی مخالفت کی گئی اور دس سال تک وہ پیرس میں مقید رہا۔ (۵)

مسلمانوں کی آمد:- یورپ بلکہ مغربی دنیا کے اس تاریک دور (Dark Period) میں مسلمان پوری دنیا کی طرح اسپین میں بھی قدم رکھتے ہیں اور اسپین کے راستے یورپ اور دیگر ممالک کو اسلامی تہذیب و تمدن کی روشنی سے منور کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے تہذیبی کارنامے:-

نیک اگر بینی ایں مسلماں زادہ است ایں گہراز دست ما افتادہ است
دانہ آں صحرا نشیناں کاشتند حاصلش افرنگیاں برداشتند (اقبال)

اسپین کے مسلمانوں نے تہذیب کے مختلف شعبوں (Variousfields) میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ اپنے تو درکنار غیر بھی اعتراف کرتے ہیں (والفضل ماشھدت بہ الاعداء) فلپ کے حتی (P . K. Hitti) اپنی کتاب میں لکھتا ہے: "مسلم اسپین قرون وسطیٰ میں یورپ کی ذہنی ارتقاء کی تاریخ بنانے میں ایک روشن باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ آٹھویں اور تیرہویں صدی کے درمیان، عربی بولنے والے ہی پوری دنیا میں تہذیب و تمدن کے مشعل بردار رہے ہیں۔ مزید براں وہی قدیم سائنس اور فلسفے کی بازیافت کا واسطہ بھی بنے۔ پھر ان علوم میں اضافہ کرکے انہیں اس طور پر منتقل کیا کہ (انہی کے باعث) مغربی یورپ کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) ممکن ہوسکی۔ اس پورے عمل میں عربی اسپین کا بہت نمایاں حصہ ہے "۔ (۶)

مختلف شعبوں میں ترقی:- اسپین کے مسلمانوں نے زراعت، تجارت، فن تعمیر، صنعت وحرفت، جہازرانی کی صنعت، حیاتیات، طب، کیمیا، علوم طبعی **فلکیات**، فلسفہ، ھندسہ، جبرومقابلہ، صرف ونحو، تاریخ واصول تاریخ اور فنون جمیلہ وفنون لطیفہ کی نہ صرف بنیاد رکھی بلکہ انہیں اوج کمال تک پہنچایا۔ طوالت کے خوف سے چند شعبوں کا "نمونہ مشت از خروارے" کے مصداق ذکر کیا جاتا ہے۔

زراعت و تجارت :- عرب چونکہ زراعت و تجارت کے اصولوں سے واقف تھے اسی بنا پر انہوں نے ان اصولوں سے کام لے کر اندلس کے شہروں کو گل وگلزار بنادیا۔ ایک شہر کو دوسرے سے تجارتی تعلقات کے ذریعے اس طرح مربوط کردیا کہ رفاھیت اور خوشحالی عام ہوگئی۔ بلنسیہ اور غرناطہ (Now Granada) کی بنجر زمینوں کی سیرابی (Irrigation) کا ایک نیا نظام (System) قائم کیا اور دریائے طونہ پر عجیب طرح کا ڈیم بناکر نہروں کا جال بچھا دیا۔ مسلمانوں نے فن زراعت کو اس حدتک ترقی دی کہ سال بھرمیں ایک دن کےلئے بھی زمین خالی نہیں رہتی تھی۔ ایک فصل کاٹنے کے بعد فوراً دوسری فصل کی تخم پاشی (Sowsing & Seceding) کردیتے تھے اس طرح سال میں تین فصلیں کاٹتے تھے۔ اندلس میں مختلف ماہرین زراعت اور ماہرین نباتات (Bolanists) پیدا ہوئے جنہوں نے زراعت کو جدید خطوط پر استوار کیا۔ ابن بیطار اور ابن عوام کے نام ان میں سرفہرست ہیں۔ اسلامی اندلس کے باشندوں ہی کے ذریعے مختلف فصلیں، سبزیاں اور خوشبودار پودے (Odori ferious plants) یورپ تک پہنچے۔ (۷)

جہازسازی :- دنیا میں جہاز بنانے کی سب سے پہلی کوشش اسلامی اندلس ھی کے سائنسدان عباس ابن فرناس نے کی۔ اس کا ہوائی جہاز تھوڑی بلندی تک اڑا تھا مگر پھر گر گیا۔ ابن فرناس بڑا ذہین سائنسدان تھا اس نے اپنے گھر میں ایک مصنوعی آسمان بھی بنایا تھا جس میں سورج، چاند اور ستارے بنائے گئے تھے۔ اس نے پتھر سے شیشہ سازی کی صنعت ایجاد کی اور وقت معلوم کرنے کا ایک آلہ بھی بنایا تھا۔ (۸)

فن تعمیر اور آبادی بلاد :- اسپین کے جس حصہ پر مسلمان آباد تھے وہ چھ صوبوں، اسی بڑے بڑے شہروں، تین سونسبتاً چھوٹے چھوٹے شہروں، بےشمار قریوں اور دیہاتوں پر مشتمل تھا۔ صرف ایک قرطبہ (عروس البلاد) میں دولاکھ گھر، سات ہزار محل (ہر ایک محل کے ساتھ بڑا باغ)، چھ سو مسجدیں، پچاس شفاخانے، اسی پبلک سکول کالج، نو سو حمام (بعض کتابوں میں سات سو کی تعداد آئی ہے) اور اسی ۸۰ ہزار دوکانیں تھیں۔ آبادی دس لاکھ تھی +۔ سڑکیں پختہ تھیں۔ گندے پانی کے نکاس کیلئے زمین دوزنالیاں (Under Groudnd DrainageSystem) تھیں۔ چوراہوں پر فوارے لگے ہوتے تھے۔ رات کے وقت راستوں پر روشنیاں ہوتی تھیں۔ مکانوں اور سڑکوں کی روشنیوں کی کثرت کی وجہ سے راتوں کو لوگ دس دس، پندرہ پندرہ میل تک راستہ چلتے تھے۔

+ اس وقت قرطبہ کی آبادی تین لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

پوری دنیا میں سوائے بغداد کوئی شہر قرطبہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ قرطبہ تو قرطبہ، یورپ میں کوئی شہر اشبیلیہ، بلنسیہ، غرناطہ اور سرقطہ کے برابر بھی نہیں تھا۔ اس زمانے کے لندن اور پیرس ذرا ذرا سے شہر تھے۔ انکی سڑکیں کچی ہوتی تھیں۔ گندہ پانی سڑکوں پر بہتا تھا۔ لوگ کھڑکیوں میں شیشے کی جگہ کاغذ کو تیل میں ڈبو کر لگاتے تھے کہ شفاف (Trans parent) ہوجائے۔ مسجد قرطبہ (۹)، قصرالزھرا (۱۰)، الحمرا (۱۱) کا قلعہ مسلمانوں کی فن تعمیر کی عظمت کا ثبوت تھے۔

صنعت وحرفت :- اس میدان میں بھی اندلس کے مسلمان سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ دارالسلطنت قرطبہ اور کئی دوسرے شہروں میں کپڑے بننے کے کارخانے قائم تھے جہاں سوتی، اونی اور ریشمی کپڑے تیار ہوتے تھے۔ جو خلیفہ اور دیگر لوگوں کے استعمال کے علاوہ دوسرے ملکوں کو بھی بھیجے جاتے تھے۔ المریہ ریشم سازی کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ وہاں ریشم سازی کے آٹھ کارخانے تھے۔ قالین سازی اور بارش سے بچاؤ کے لئے کوٹ بھی تیار کیے جاتے تھے۔ چمڑے کی صنعت بڑے پیمانے پر جاری تھی۔ فرانس میں چمڑے کی دباغت اور گل کاری کا فن اسپین سے منتقل ہوا تھا۔ ان دونوں ملکوں سے یہ فن پھر فرانس اور انگلستان والوں نے سیکھا۔

احترام آدمیت :- مسلمانوں نے مختلف علوم وفنون میں ترقی کے علاوہ وہاں کے مقامی باشندوں کے ساتھ انتہائی درجے کا اعلیٰ سلوک کیا۔ ان کے مذہب سے کبھی تعرض نہ کیا انہیں جبراً مسلمان بنانے کی کوشش نہیں کی۔ اسی طرح بلاتفریق رنگ، نسل اور زبان کے تمام لوگوں کو علوم وفنون سے بہرہ ور کیا اس معاملے میں غلام وآقا کی تمیز نہیں تھی کیونکہ وہ ایسی تہذیب رکھتے تھے جو کہ

ع اصل تہذیب احترام ادمیت است کے مصداق تھی۔

علمی وثقافتی ترقی :- اس زمانے میں یورپ میں چند پادریوں اور چند امراء کے سوا کوئی لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تھا۔ یہی حال ہندوستان اور دیگر ممالک کا تھا لیکن مسلمانوں کی بدولت اندلس کے تقریباً ہر آدمی کو پڑھنا لکھنا آتا تھا۔ (۱۲)۔ یہ اسلام کی مثبت اور انقلابی دعوت فکر ہی کا نتیجہ تھا کہ اسلامی عہد میں اقوام عالم کے علمی وفکری سرمائے کو اکھٹا کرکے اسکا ترجمہ کیا گیا اور اسکی تہذیب وتدوین کی گئی۔ اور پھر انہی علوم میں غوروخوض کرکے نئی راہیں نکالیں اور علم کیمیا، طبیعات، فلکیات، ارضیات، طب، حیاتیات، علم ہندسہ اور ریاضی وغیرہ جدید علوم وفنون کو ترقی دی۔ اس زمانے میں فرانس کے بادشاہ کے کتب خانے میں صرف چھ سات سو کتابیں تھیں اسکے برعکس قرطبہ میں بے شمار لوگوں کے پاس ذاتی کتب خانے تھے جن میں ہزاروں کتابیں تھیں اور شاہی کتب خانے

میں (الحکم کے دور میں) چار لاکھ کتابیں تھیں ۔ (۱۳)

تاریخ وفلسفہ :- تاریخ وفلسفہ میں مسلمانوں کے اندلسی دور کی خدمات سب سے آگے ہیں ۔ اندلس کی چار شخصیتوں نے تو علم تاریخ اور فلسفے کے میدان میں زبردست شہرت پائی ۔ علامہ ابن خلدوں کو فلسفہ تاریخ اور عمرانیات میں آج بھی دنیا اپنا امام تسلیم کرتی ہے ۔ ان کا مقدمہ تاریخ اور تاریخ ابن خلدوں بہت مشہور ہیں ۔ شیخ محی الدین ابن عربی تصوف اور فلسفے کے امام ہیں ۔ علامہ ابن حزم نے سو سے زیادہ کتابیں تفسیر قرآن ، حدیث اور مذاہب عالم پر لکھیں ۔ اسی طرح علامہ ابن رشد کو آج بھی پورا یورپ ارسطو کے فلسفے کا مجدد اور امام مانتا ہے ۔ آج یورپ میں پایا جانے والا " REALISM " ابن رشد کی تعلیمات سے اخذ کیا گیا ہے ۔ (۱۴) ۔ ان کی کتابوں کے تراجم تین سو سال تک یورپ کی درسگاہوں میں پڑھائے جاتے رہے ۔ تیرھویں اور چودھویں صدی میں احیائے علوم اور اصلاح کلیسا (یعنی Protestant) کی تحریکیں ابن رشد کے فلسفے سے ظہور میں آئیں ۔ (یورپ میں) (۱۵) ۔ علاوہ ازیں دوسرے علوم وفنون میں اندلس نے کئی یکتائے زمانہ افراد پیدا کیے انہیں میں علامہ ابن البر (مؤرخ ، مفسرو محدث) ، ابن حیان (مؤرخ) ادریسی اور ابن بطوطہ (جغرافیہ دان اور سیاح) ، علامہ ابن طفیل (فلسفہ) زہراوی اور ابن زہر (طبیب اور جراح) ، خطیب (ادیب) اور ابن زیدون (شاعر) جیسے لوگ شامل ہیں ۔ زھروی نے فن جراحت (Surgery) کو کمال تک پہنچایا اور اس فن میں ایک کتاب " التصریف" بھی لکھی جواب بھی موجود ہے ۔ یورپ میں فن جراحت (Surgery) کا آغاز اسی کتاب کے ذریعے ہوا ۔ (۱۶) ۔ اندلسی مسلمانوں کی یہی وہ مختلف علوم وفنون میں ترقی تھی جو کہ یورپ بلکہ تمام دنیا کی تہذیب وتمدن کا باعث بنی اور بقول حتّی

" عربوں نے قدیم ثقافت کو قرون وسطیٰ کے یورپ تک پہنچانے میں ایک درمیانی واسطے کا کردار ادا کیا یہ انکے ذہنی اثرات ہی کا نتیجہ تھا جو مغربی دنیا کی بیداری کا باعث بنا اور باالآخر موجودہ نشاۃ ثانیہ کے لئے راہ ہموار ہوئی ۔ قرون وسطیٰ میں کوئی قوم عربوں اور عربی بولنے والی قوموں سے بڑھکر انسانی ترقیوں کیلئے معاون ومددگار نہیں بن سکی " ۔ (۱۷) اور موسیو گارسٹن کے مطابق (فرانسیسی مستشرق) "(اندلسی) مسلمانوں ہی نے دنیا کی علمی وعمرانی ترقی کےلئے ہر قسم کے **ذرائع** یورپ کو بہم پہنچائے ۔ اگرچہ ہم میں سے کوئی بھی اس کا اعتراف نہ کرے مگر امر واقعی یہی ہے " (۱۸) ۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے   یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

اسپین میں مسلمانوں کا زوال :- تقریباً آٹھ سو سال (۷۱۱ ۔ ۱۴۹۱ء) مسلمان اندلس میں

تہذیب وتمدن کی اعلیٰ پائے کی ترقی کے بعد تنزل کا شکار ہوگئے اور وہ تنزل کوئی خارجی (اسباب کی وجہ سے) نہیں تھا بلکہ داخلی (Internal) تھا۔ آپس کا افتراق وتشت، خانہ جنگی اور " شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر" کے مصداق عیش پرستی اور لذت کوشی مسلمانوں کو لے ڈوبی گویا

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مسلمانوں کے تنزل کے بارے میں اسپین کے آخری فرمانروا ابوعبداللہ کا ایک جملہ بڑا عبرت اموز ہے جو اس نے الحمرا سے نکلتے وقت عیسائیوں کو چابیاں سپرد کرتے ہوئے کہا تھا کہ " جاؤ اور اب ان قلعوں پر قبضہ کرلو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہماری بداعمالیوں کے باعث ہمارے قبضے سے نکال تمہارے قبضے میں دے دیا ہے " (۱۹)۔ ۱۴۹۲ء میں دوبارہ عیسائیوں کے قبضے کے بعد اسپین کے مسلمانوں کے ساتھ جو انتہائی ناروا سلوک کیا گیا اور انہیں جبراً عیسائی بنانے کی کوشش تو ایک طرف لیکن دوسری طرف مسلمانوں کے علمی سرمایہ کے ساتھ جو حشر کیا گیا وہ تاریخ عالم کا سیاہ ترین باب ہے۔ وہ علمی خزانہ جو ہزاروں نہیں، لاکھوں انسانوں کی محنت اور تجربات کا خلاصہ تھا وہ نذر آتش کردیا گیا اور باب الرحلہ کے چوک میں دس لاکھ کتابوں کا ڈھیر لگاکر انہیں آگ لگادی گئی۔ جس کے بارے میں پی اسکاٹ لکھتا ہے : " اس وحشیانہ فعل کا مالی نقصان تو ہوا لیکن اس سے یگانہ روزگار علمی یادیں تباہ ہوگئیں جس کا بدل ناممکن ہے " (۲۰)

پس چہ باید کرد اے مرد مسلمان :- یہ تو ہمارے اسلاف کے عروج وزوال کی داستان ہے اسمیں ہمارے لئے کیا سبق ہے ؟ کیا عبرت ہے ؟ (ان فی ذلک لعبرۃ) کیونکہ قرآن مجید فرقان حمید کے الفاظ میں " یہ تو ایک گروہ تھا جو گذرچکا ان کے لئے وہی کچھ ہے جو وہ کرچلے اور تمہارے لئے بھی وہی کچھ ہے جو تم کروگے اور تم سے (۲۱) ان کے (اعمال) کے بارے میں سوال نہیں کیا جائیگا"

آج پورا عالم مسلمان نوجوانوں کو پکارپکار کر کہہ رہا ہے :

عالم ہمہ ویرانہ زچنگیزی افرنگ — معمار حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز
ازخواب گراں، خواب گراں، خواب گراں خیز — از خواب گراں خیز

+ + + + + + + + + + +

+ تشریح اشعار : تمام عالم فرنگی تہذیب وتمدن کی چنگیزی سے ویران ہورہا ہے۔ اے معمار حرم، اے کعبہ کے محافظ ومعمار دوبارہ (اپنے اسلاف کی طرح) جہاں کی تعمیر کیلئے اٹھ کھڑا ہو اور غفلت کی بہت گہری نیند سے بیدار ہوجا۔

حواشی

(۱) ملاحظہ ہو " اے غارث ہسٹری آف مسلم ان سپین " از مظہرالحق (ص ۱۱ ، ۱۲)۔ (۲) ملاحظہ ہو ڈریپر کی کتاب " Inleffectual Developmentof Europe " کا ص ۲۷ ، ۲۸ .بحوالہ " مسلمانوں کے تہذیبی کارنامے " ازمولوی نور محمد ۔ (۳) ملاحظہ ہو " ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ " از ثروت صولت ص ۲۵۵ (۴) " ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ " از ثروت صولت (ص ۳۵۵ ، ۳۵۶) (۵) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو " مسلمانوں کا عروج وزوال " از سعید احمد اکبر آبادی (ص ۱۶۹ ، ۱۷۰) (۶) " ھسٹری آف دی عربس " از فلپ کے حتی .بحوالہ " اسلام کی نشاۃ ثانیہ ، قرآن کی نظر میں " از شہاب الدین ندوی (ص ۲۲۱) (۷) مزید تفصیل کےلئے ملاحظہ ہو ڈاکٹر حمیدالدین کی کتاب " تاریخ اسلام " (ص ۳۵۴ _ ۳۶۰) ملاحظہ ہو " ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ جلد اول (ص ۳۵۴) (۸) یہ بہت بڑی جامعہ تھی جو عبدالرحمن الداخل نے اسکی تعمیر شروع کی تھی ۔ عبدالرحمن ثالث نے اس میں توسیع کا کام جاری رکھا ، آخر میں منصور نے اسے مکمل کیا اس مسجد میں ایک ہزار ستون تھے ۔ ھسپانیہ اور مسجد قرطبہ پراقبال نے خون کے آنسو روئے اور اپنے ازوال اشعار ان کے بارے میں لکھے جوکہ بالِ جبریل میں موجود ہیں ۔ جامعہ کا اب صرف ایک محراب باقی ہے ۔ (۹) قصرالزہرا ھسپانیہ کے عظیم فرمانروا عبدالرحمن نے اپنی بیوی زھرا ، کے نام پر تعمیر کیا تھا ۔

(۱۰) الحمرا اتنا بڑا قلعہ تھا کہ بیک وقت چالیس ہزار فوجی اس میں آسکتے تھے ۔ اب صرف اس کا ایک حصہ باقی ہے ۔ (۱۱) ملاحظہ ہو " تاریخ اسلام " از ڈاکٹر حمیدالدین ص ۳۶۰ (۱۲) ایضاً (۱۳) ہفت روزہ " ندا " مدیر اقتدار احمد ، لاہور (۱۳) مزید تفصیل کےلئے ملاحظہ ہو ، ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب " اسلام کی نشاۃ ثانیہ " کرنے کا اصل کام " (۱۴) مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو " ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ " ص (۳۲۷ ، ۳۲۸) اور مظہرالحق صاحب کی کتاب " A Shart History of Muslim in Spain " (۱۵) ملاحظہ ہو فلپ کے ھٹی کی کتاب " History of the Arabs " .بحوالہ " اسلام کی نشاۃ ثانیہ قرآن کی نظر میں " از شہاب الدین ندوی (۱۶) ملاحظہ ہو " محمد رسول اللہ ، غیر مسلموں کی نظر میں از حنیف یزدانی (۱۷) " مسلمانوں کا عروج وزوال " از پروفیسر سعید احمد اکبر آبادی ص ۲۰۳ (۱۸) اخبارالاندلس جلد ۳ .بحوالہ " مسلمانوں کا عروج وزوال " ص ۲۱۱ ، ۲۱۲)۔ (۱۹) القرآن ، سورۃ البقرہ ایت نمبر ۱۴۱ ۔